S_1996_5_219_221

دی یونین آف انڈیا

بنام

شری سبی رام اور دیگران

26اگست1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک،جسٹسز۔

حصول اراضی ایکٹ،1894:

دفعات(ڈی)2،(2)23اور28-1984کے ترمیمی ایکٹ68کے تحت سود میں اضافہ-کہا گیا ہے:دعویدار صرف اسی صورت میں حقدار ہوں گے جب حصول اراضی افسر یا عدالت کے سامنے کارروائی زیر التوا ہو-ہائی کورٹ کے ذریعہ درخواست پر سماعت-آرڈر47قاعدہ1سی۔پی۔سی۔

یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ،(1989)2ایس سی سی754 پر انحصار کیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار:دیوانی اپیل نمبر11913-14آف1996.

1977کے آر۔ایف۔اے۔نمبر33میں دہلی ہائی کورٹ کے24.7.94کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے کے۔لہری، بی۔کے۔پرساد، ایس۔اے۔میٹا اور ایس۔این۔ٹیرڈول۔

جواب دہندگان کی طرف سے پنکج کالرا اور برج بھوشن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا تھا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے وکیل کو سنا ہے۔

حصول اراضی ایکٹ،1894کی دفعہ(1)4کے تحت نوٹیفکیشن(مختصر طور پر،"ایکٹ")8مارچ 1957کو دہلی شہر کی منصوبہ بند ترقی کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے شائع کیا گیا تھا۔حصول اراضی کے افسر نے3اکتوبر1974کو ایکٹ کی دفعہ11کے تحت معاوضہ دیا۔ایڈیشنل ضلع جج نے5اکتوبر

1976 کو معاوضے میں اضافہ کیا۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے 24 جولائی 1984 کو معاوضے کو بڑھا کر 10 روپے فی مربع گز کر دیا، جس میں پرانے نرخوں پر سود اور سود شامل تھا، یعنی دفعہ 23(2) کے تحت 15 فیصد اور بڑھے ہوئے معاوضے پر ایکٹ کی دفعہ 28 کی شرط کے تحت 6 فیصد سود۔ نتیجتاً، مدعا علیہان نے ضابطہ دیوانی 1908 کی دفعہ 151 اور 152 کے تحت عرضی دائر کی اور ہائی کورٹ نے 22 مارچ 1985 کے متنازعہ حکم کے ذریعے 1984 کے ترمیمی ایکٹ 68 کے تحت فوائد کی اجازت دے دی اور دفعہ 28 کی شق کے تحت بڑھے ہوئے معاوضے اور سود پر 30 فیصد کی شرح پر ایک سال کے لئے قبضہ لینے کی تاریخ سے 9 فیصد اور اس کے بعد تک 15 فیصد کی شرح پر سود دیا۔ بڑھے ہوئے معاوضے پر عدالت میں جمع کرانے کی تاریخ۔ اس کے بعد اس عدالت نے یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ (1989) 2 ایس سی سی 754 میں اس نظریے کو بدل دیا۔ یہ درخواست فیصلے پر نظر ثانی کے لئے دائر کی گئی تھی اور ہائی کورٹ نے یکم دسمبر 1993 کے حکم میں نظر ثانی کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ اس طرح یہ اپلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ 3379 دن کی تاخیر کے ساتھ اصل اپیلیٹ آرڈر کے خلاف بھی اپیل دائر کی گئی تھی۔

مدعا علیہان کے وکیل مسٹر پنچ کالرا نے دلیل دی کہ نظر ثانی کی درخواست ڈویژن بنچ کے حکم کے آٹھ سال بعد اور رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پانچ سال بعد دائر کی گئی تھی۔ لہٰذا ہائی کورٹ نے نظر ثانی کی عرضی پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ سی پی سی کے آرڈر 47 قائدہ 1 کی وضاحت کے پیش نظر انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ عدالت کے ذریعہ تشریح کردہ قانون میں تبدیلی نظر ثانی کی بنیاد نہیں ہوگی۔ اصل حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواست دائر کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی ہے اور تاخیر کی مناسب وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لہذا، مندرجہ ذیل عدالتوں کے احکامات قانون کی کسی غلطی سے متاثر نہیں ہیں. ہمیں تنازعات میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔

اب یہ طے شدہ قانونی موقف ہے کہ دعویدار صرف اسی صورت میں بڑھے ہوئے سود اور سود کے حقدار ہوں گے جب کارروائی حصول اراضی کے افسر یا عدالت کے سامنے زیر التوا ہو۔ اس ایکٹ کے دفعہ 2 (ڈی) کے تحت جس دن ترمیمی بل پیش کیا گیا تھا اور پارلیمنٹ کے ذریعہ بنایا گیا ایکٹ سول کورٹ تھا، اس دن "عدالت" کی تعریف کی گئی تھی۔ لہٰذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہائی کورٹ کے پاس 1984 کے ترمیمی ایکٹ 68 کے نافذ ہونے کے بعد اضافے کی درخواست پر غور کرنے کا اختیار ہے؟ یہ سچ ہے کہ اگر یہ ایک اعلیٰ عدالت کی طرف سے قانون کی تشریح کرنے اور قانون کو حتمی شکل دینے کا معاملہ تھا، تو آرڈر 47 قائدہ 1 کے مطابق، سی۔ پی۔ سی فیصلے پر نظر ثانی کی بنیاد نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن یہاں اپلی کیشن کو تفریح فراہم کرنے

کا معاملہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں، عدالت کے دائرہ اختیار کا سوال . چونکہ اپیلیٹ کورٹ کے پاس اس حکم نامے میں ترمیم کرنے اور ایکٹ کی دفعہ (2) 23 اور دفعہ 28 کے تحت سود اور سود کے ذریعے بڑھا ہوا معاوضہ دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے، جیسا کہ 1984 کے ایکٹ 68 میں ترمیم کی گئی ہے، لہذا یہ عدالت کے دائرہ اختیار کا سوال ہے۔ چونکہ عدالتوں کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اس لئے یہ طے شدہ قانونی موقف ہے کہ یہ غیر قانونی ہے اور اسے کسی بھی مرحلے پر اٹھایا جا سکتا ہے۔

فاضل وکیل نے اس عدالت کی جانب سے 31 جولائی 1995 کو ایس ۔ ایل ۔ پی (سی) نمبر 22639 میں 1994 کے ایک حکم نامے پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی جس میں خصوصی اجازت کی درخواستوں کو ابتدائی میں ہی مسترد کر دیا گیا تھا۔ طے شدہ قانونی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنے کا حکم عدالتی حیثیت کا حامل نہیں ہے۔ وہ بھی ایک ایسے تنازعہ میں جو اس معاملے میں فریقین کے درمیان بھی نہیں تھا۔ مذکورہ بالا فیصلہ آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کے اختیارات کے استعمال کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

فاضل وکیل نے موقف اختیار کیا ہے کہ عدالت کو ریلیف دینے یا دینے سے انکار کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اگر اس سوال پر غور کیا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر اس کا فیصلہ کیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہائی کورٹ نے قانون کی کوئی غلطی نہیں کی۔ لہذا یہ حکم قانون میں درست ہے۔ حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم تاخیر کو معاف کرتے ہیں اور 22 مارچ 1985 کے اصل حکم کے خلاف دائر اپیل اور نظر ثانی کی درخواست پر بھی غور کرتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ (2) 23 کے تحت 30 فیصد کی شرح سے سود اور قبضہ لینے کی تاریخ سے ایک سال کے لئے 9 فیصد اور اس کے بعد دفعہ 28 کی شق کے تحت ڈپازٹ کی تاریخ تک 15 فیصد کی شرح سود کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ہائی کورٹ کا 24 جولائی 1984 کا اصل حکم بحال کیا جاتا ہے۔ لیکن اخراجات کے بغیر حالات میں.

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24